یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

REGISTERED L No. 350

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

جلد ۴ نمبر ۳۴

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے عہ
رؤساء و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے ۔ ۔ ۴؍
غیر ممالک سے ۔ ۔ دہ شلنگ
" " ششماہی ۶ شلنگ
انڈیا والوں سے ۔ ۔ عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہوں

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئیے
(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

یوم جمعہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۰۷ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ ہجری المقدس

میلاد شریف

آئے تو مومنو! اہر تعظیم سب
تولد ہوئے آج شاہ عرب

یہ شعر تمام مجلس مولود کا خلاصہ ہے تقریر کرتے کرتے غلط ملط روایات بیان کرکے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک پہنچتے ہیں تو شعر مندرجہ عنوان پڑھکر لوگوں کو اٹھا دیتے ہیں۔ بلکہ یہ شعر بھی پڑھتے ہیں ؎

ندا از حاملان عرش آمد ٭ کہ برخیزید از پئے تعظیم احمد

امرتسر کے ہفتہ وار اخبار نے چند ہفتوں کی اشاعتوں میں میلاد مروجہ کے جواز بلکہ استحباب کے متعلق مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی لاہوری کا فتویٰ شائع کیا ہوا ہے ہم بھی ایک فتویٰ فخر الحنفیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب حنفی گنگوہی مرحوم مغفور کا نقل کرتے ہیں۔ ہمیں اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ناظرین اس فتویٰ کو ملاحظہ کرکے میلاد مروجہ کی حقیقت سے خود ہی آگاہ ہو جائینگے۔ مولانا مرحوم فرماتے ہیں۔

وقت ذکر میلاد کے کھڑا ہونا قرون ثلثہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا جناب فخر عالم علیہ السلام کی سیر اور حالات کا ذکر ان قرنوں میں بطریق وعظ و تدریس و مذاکرہ و تحدیث ہزار ہا بار ہوتا تھا۔ مگر کسی روایت میں ثابت نہیں ہوا کہ بوقت ذکر ولادت کوئی بھی کبھی کھڑا ہوا ہو یا کہیں فخر عالم علیہ السلام نے اسکا استحباب یا ادب کچھ ارشاد فرمایا۔ پس اولاً تو یہی حجت اسکی بدعت و غیر اصل ہونے کو کافی ہے اور جبکہ اسپر اسقدر غلو ہے کہ عوام جہال اسکو واجب جاننے لگیں اور تارک پر ملامت کریں خواہ مخواہ منکر اور بدعت ہو جائیگا۔ تو ایک امر محدث ہے اگر کسی امر ثابت جائز کو عوام واجب سمجھنے لگیں وہ بھی ناجائز منکر ہو جاتا ہے۔

پس اولاً تو یہی ثابت ہو چکا کہ اس قیام کا ثبوت ہی کہیں۔ احادیث و آثار سے قولاً و فعلاً تقریراً ہرگز کہیں نہیں ہو سکتا۔ تو یہ امر خود بدعت ہے ثانیاً اگر فرضاً کچھ ہو بھی جائز تو واجب سنت مستحب کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ نہایت الامر اگر کوئی عرق ریزی کرے تو مباح تک نوبت آویگی مگر مباح کو سنت واجب جاننے سے پھر بدعت و منکر ہو جائیگا جیسا کہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور روایت عالمگیریہ سے واضح ہے۔ یہ وجہ کہ روح پاک علیہ السلام کی جو عالم ارواح عالم شہادت میں تشریف لائی اوسکی تعظیم کو قیام ہے تو یہ بھی محض حماقت ہے

مرقع قادیانی۔ جولائی کا ہی نکلنے والا ہے سالانہ قیمت عہ

کیونکہ اس رسم میں قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریف کے ہونا چاہیے - اب ہر روز کونسی ولادت مقرر ہوتی ہے - پس یہ ہر روزہ اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے کہ **سانگ کھنیا کی ولادت** کا ہر سال کرتے ہیں - یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھیرا اور یہ خود حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے یا یہ وجہ کہ ان مبتدعین کے زعم فاسد میں روح پرفتوح علیہ الصلوۃ کی اس مجلس پرشور کی محل معاصی اور مجمع فساق میں تشریف لاتی ہو معاذ اللہ اگر یہ عقیدہ ہو کہ آپ عالم الغیب ہیں تو یہ عقیدہ خود شرک ہے قرآن میں ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ - پس بایں عقیدہ قیام کرنا خود شرک ہو گیا - اور جو عالم الغیب نہیں کہے مگر دوسری دلیل و حجت تشریف آوری کی ہے تو خوب سمجھو کہ باب عقائد میں نص قطعی درکار ہے پس احاد و ظنیات سے عقیدہ کا ثبوت ہرگز نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ ضعاف و موضوعات سے تو باب تشریف آوری میں کوئی روایت قطعی ہے جسپر عقیدہ کیا جاوے - پس یہ عقیدہ محض **اتباع ہوی و کید شیطان** ہے - ایسی صورت میں یہ قیام بایں زعم گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے الحاصل یہ قیام صورت اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں حرام و فسق ہے - تیسری صورت میں کفر و شرک ہے - چوتھی صورت اتباع ہوائی و گناہ کبیرہ ہوتا ہے - پس کسی وجہ سے شرع جائز نہیں پھر اوسکو واجب سمجھنا صریح مخالفت شارع کی کرکے کافر و فاسق ہوتا ہے بچانا اللہ تعالیٰ اور نیز اس تقریر سے اہل فہم کو یہ بھی واضح ہوگیا کہ خود یہ **مجلس میلاد ہمارے زمانہ کی بدعت و منکر ہے** - اور شرعاً کوئی صورت جواز اس کی نہیں واللہ الہادی - ابو مسعود رشید احمد

یہ فتویٰ کسی شیعہ کا نہیں کسی غیر مقلد کا نہیں بلکہ ایک حنفی عالم کا ہے جنکو چشتی اخبار بھی کسی پرچہ میں حنفی مانتا ہے مولانا عبد الحیی مرحوم لکھنوی کا فتویٰ بھی منع کا ہے - پس ایک طرف مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی کا فتویٰ رکھو اور ایک طرف مولانا گنگوہی اور مولانا لکھنوی کا یہ فتویٰ اور سامنے اپنے فقہ کی معتبر اور مستند کتاب ردالمحتار کو دیکھو - جہاں پر یہ اصول مقرر کیا ہے کہ

اذا تردد الحکم بین سنۃ و بدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ

(جلد اول صفحہ ۴۵)

یعنی جب کسی حکم کو بدعت اور سنت ہونے میں شک ہو تو بدعت کے خوف سے سنت کو بھی چھوڑ دینا چاہئے -

اس فقہی اصول اور فتویٰ فقہا کے بموجب بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ مجلس مروجہ کا چھوڑ دینا ہی افضل ہے -

کیا ہمارے بدعتی دوست **فقہ** کے حامی اس روایت فقہیہ کو مانینگے - ہرگز نہیں کیونکہ اس میں حلوا نہیں ہے

صبح تو جام سے گذرتی ہے ❊ شب دل آرام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے ❊ اب تو آرام سے گذرتی ہے

آریوں سے ایک سوال

ہمارے سماجی پتر مدتوں کے بعد سے بچھڑے ہوئے ہیں آج ہم چاہتے ہیں کہ ان سے معانقہ کریں اب تو وہ بھی پولیٹیکس (سیاسی معاملات) سے فارغ ہو گئے ہو گئے - مگر چونکہ ملاقات سودیشی مشرقی طریق سے ہے - جس میں کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور ہوتا ہے اس لئے ہم بھی اپنے متروں کے لئے ایک تحفہ لیجاتے ہیں - اور امید کرتے ہیں کہ وہ اسکو قبول کرینگے - جو یہ ہے :-

آدھ جون کے پہلے ہفتہ میں امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں ٹڈی دل اسقدر آیا کہ خدا کی پناہ پھر ایک ہی روز نہیں بلکہ دو روز تک آتا رہا - اگر ہمارا اندازہ غلط نہ ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی روز میں اسقدر ہوگا کہ تمام دنیا کی مردم شماری سے جو دو ارب کے قریب کہی جاتی ہے - کئی درجے زائد تھا - دوسرے روز اس کے علاوہ - اب سوال یہ ہے کہ ویدک مذہب کے اصول کے مطابق یہ اتنی مخلوق ایکدم نئی کہاں سے آگئی - کیونکہ ویدک دھرم بتاتا ہے کہ روحوں کا انتقال ہوتا رہتا ہے آدم جون میں آ کر جیں گناہ کئے بجا رہن کی سزا بھگتنے کو کسی حیوانی جون میں چلی گئیں - وہاں پر اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر پھر آدم جون میں آگئیں (دیکھو رسالہ ثبوت تناسخ مصنفہ پنڈت لیکھرام صفحہ ۱۱) اس قاعدہ کے مطابق اتنا ٹڈی دل تو شاید تمام دنیا کے انسانوں کے مرنے سے بھی نہیں بن سکتا - پھر یہ کہاں سے آیا اور مر کر کہاں گیا کس حصہ دنیا میں انہوں نے انتقال کیا - امید ہے ہمارے متر اسکا جواب معقول دیکر ممنون فرماویں گے یہ ان کا اختیار ہے کہ کسی بازاری اخبار کو آگے کر کے ہمیں دس بیس ہزار گالیاں دلوائیں - مگر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ گالیوں کے سوا اصل سوال کا جواب کیا ملتا ہے - ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سوال کا جواب دینے کیلئے

اس دُنیا سے گذر کر کسی اور دُنیا کی خبر لانی پڑیگی۔ سو خیر وہ یاد رکھیں
قاصد کو آتے آتے پھر خط اور لکھ رکھوں ٭ میں جانتا ہوں جو وہ لکھینگے جواب میں

آریہ سماج اور پبلک

آجکل چاروں طرف سے آریہ سماج پر لادو ہو رہی ہے کہ اونہوں نے بڑی سرد مہری کا برتاؤ کیا لاٹ صاحب کی خدمت میں اونکا ڈیپوٹیشن گیا۔ تو لاجپت رائے سے کوئی ہمدردی نہیں کی دہلی کے اخبار آفتاب نے تو یہانتک پھبتیاں اڑائی ہیں کہ لکھتا ہے اس آریہ ڈیپوٹیشن ایسا تھا کہ گویا آریہ کالج کے ارد گرد توپیں لگی ہوئی تھیں۔ مگر بغور دیکھا جائے تو یہ اعتراضات سب فضول ہیں ذرہ آریہ سماج کی جگہ پر بیٹھکر ان کی حالت کا اندازہ کرنا چاہئے آریہ سماج اس وقت سخت نرغہ میں ہے جنکو لاٹ صاحب خود کہیں کہ تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر یہی رپورٹ کرتے ہیں کہ جہاں جہاں آریہ سماج ہے وہاں ہی فساد ہے تو ایسے نازک وقت میں کیا آریہ ڈیپوٹیشن کا یہ فرض ہونا چاہئے تہا کہ ایک ایسے شخص سے ہمدردی کرتا جو سرکاری طور پر نہ صرف ملزم بلکہ سخت مجرم قرار پاچکا تہا یا یہ فرض ہونا چاہئے تہا کہ گئی چیز پر صبر کر کے باقی ماندہ کے بچانے کی فکر کرتا کچھ شک نہیں کہ دانا آدمی یہی رائے دیگا کہ جو نقصان ہوا سو ہوا۔ آئندہ کو باقی کے بچانے کا خیال مقدم ہونا چاہئے۔ کیا آریہ سماج کو یہ خطرہ نہ ہوگا۔ کہ ممکن ہے گورنمنٹ حکم دیدے کہ آریہ کالج کے امتحانات یونیورسٹی نہ لیگی۔ تو اس صورت میں اُن کی انسٹیٹیوشن کو کہانتک نقصان ہوتا کیا یہ توپوں سے کم تہا۔ آفتاب اپنی نادانی سے سمجھتا ہو گا کہ توپوں کے گولے ضرور لوہے ہی کے ہوتے ہیں۔ کیا کالج کے لئے یہ خطرہ توپوں سے کم ہے؟ ہاں آریہ ڈیپوٹیشن جس کام کیلئے گیا تہا وہ صرف یہی تہا کہ لاٹ صاحب کے دل و دماغ میں جو بدگمانی پیدا ہو رہی ہو اوسکو معدوم یا کم از کم کم کیا جائے۔ چنانچہ آریہ ڈیپوٹیشن نے یہ کام نہایت خوبی کیسا تہا انجام دیا ایسے خطرناک مواقع کے لئے حضرت سعدی مرحوم نے ایک سنہرا اصول لکہا ہے کہ

اگر بادیہ ہندی رضا پیش گیر ٭ وگر یک سواری رہ خویش گیر

قوم کے لیڈروں کو قوم کی بہتری اور نقصانات کو ملحوظ رکھکر قدم اٹھانا چاہئے غیروں کے اعتراضات کی پرواہ نہ کرنا چاہئے۔ یہ دوسری بات ہو کہ آخر وہی ہُوا۔ جو مسلمان لیڈر کہتے تھے کہ ان تلوں میں تیل نہیں۔ وقت پر بیٹھ جا بیٹھینگے

حسینوں سے بس دل لگا کر دیکھ لیا ہے ٭ نہیں ڈرتے سے رکنو کی سنگدل ناگ کا ڈر ہے

لیجئے ایک نیا رسالہ

بہت ہیں کہاں ان گور پرستوں نے بھکو ہائو
ایسی خدا پرستوں کی تقدیر ہوگئی

پٹنہ کمیٹی مخالف ائمہ حدیث کی طرف سے ایک رسالہ پہر نکلا۔ مگر نام وہی عمر کریم لکہا ہوا ہے نام رسالہ کا شفاء القلوب بالتوسل علی المحبوب ہے اس رسالہ میں ناخنوں تک کا زور لگایا گیا ہے اور یہ ثابت کرنیکی سعی کی گئی ہے کہ مردوں سے مدد مانگو ان کے قبروں پر جا کر اپنی حاجتیں پیش کرنی اُن سے استمداد کرنا جائز نہیں بلکہ مستحب ہے اور مردے مثل زندوں کے چلتے پہرتے بہاگتے کہاتے پیتے کفن مانگتے کفن پہراتے خیانت کرتے سنتے جواب دیتے سواری کرتے قبروں سے نکل نکل بہاگتے وار کرتے پکارتے چلاتے فرشتوں کے ہاتھوں سے نکل بہاگتے ہیں وغیرہ وغیرہ مگر دلیل میں بجائے قرآن و حدیث الف لیلہ کے قصوں سے کام لیا گیا ہے کیوں نہ ہو۔ جو صحاح ستہ سے منہ موڑیگا اوسکو بجز الف لیلہ اور کیا ہاتھ لگیگا۔ کلام اللہ کی آیتوں اور صحیح حدیثوں سے تو ان مزخرفات کا ثبوت نہیں شاذ و نادر کلام اللہ کی آیت یا حدیث کبہی پیش بہی کیا ہے تو کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بہان متی نے کنبہ جوڑا۔ کمیٹی مذکور کو جو شاذ خبر ناسے دہوکا ہو گیا کہ یہ احادیث ہیں کمیٹی والوں کو یہی نہیں معلوم کہ ایک زمانہ وہ تہا کہ فرضی قصے بہی حدثنا و اخبرنا سے لکہے جاتے تھے الف لیلہ و مقامات حریری جیسی کتابیں ایسی لکہی گئی ہیں۔ محدثین جیسے امام بخاری یحییٰ بن معین سعید بن قطان عبداللہ بن مبارک احمد بن حنبل امام مالک ثوری ایسی ہی جگہ ضرورت ہوتی ہو۔ خوش قسمتی سے اس کتاب کی تقریظ لکہنے والے ایک مولوی عبد الحی صاحب ہیں جو کالجیٹ اسکول کے ہیڈ مولوی بہی ہیں۔ ہمارے خیال میں روشن خیال اور سمجھدار آدمی ہونگے لیکن قرآن و حدیث سے کوتہ نظری یا ہم جنسیت ایک تقریظ کی باعث ہوئی ع

وزیرے چنین شہریارے چنان

ناظرین بطور نمونہ چند مثالیں پیش ہیں

دلیل ایضاً اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے اپنے سند سے یہ کہ کہا عمرو بن سلیمان نے کہ ایک یہودی مرگیا اور اس کے پاس ایک مسلمان کی امانت تھی اور اس یہودی کا ایک بیٹا تہا جو مسلمان تہا اور اوسکو نہیں معلوم تہا کہ وہ امانت کس جگہ ہے۔ پس یہ حال اس نے شعیب جبائی سے بیان کیا کہا اونہوں نے کہ تم برہوت میں جاؤ کہ جو یمن میں ایک موضع ہے اور اس موضع میں فلاں جگہ ایک کنواں ہے پس پکارو تم اپنے باپ کو اُس میں تحقیق کہ وہ جواب دیگا تمکو جو پوچھا چاہو۔ اُن سے سوال کرو پس اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور وہاں جاکر دو یا تین مرتبہ اپنے باپ کو پکارا پس جواب دیا اونے

ahmadimuslim.de

پھر پوچھا اُس نے کہ فلاں شخص کی امانت کہاں ہے؟ جواب دیا اُس نے کہ دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے ہے اور کہا کہ وہ دیدو اُسکو ف اس روایت سے بھی مردوں سے مثل زندوں کے بات چیت کرنا ثابت ہوتا ہے گر قصہ حاتم طائی کے قصہ سے کم نہیں۔

دلیل ایضاً قال ابو عمرو النیشاپوری الخ ترجمہ روایت کیا ابو عمرو نیشاپوری نے کتاب الحکایات میں اپنی سند سے کہ کہا یحیی بن سلیم نے کہ مکہ میں ایک شخص تھا جو خراسان کا رہنے والا تھا لوگ اوسکے پاس امانت رکھا کرتے تھے اور وہ پھر اونکو دیا کرتا تھا پس ایک شخص نے اوسکے پاس دس ہزار دینار امانت رکھے تھے اور جب وہ نکلا وہ خراسانی پس اُس نے نہیں اعتماد کیا اپنے کسی لڑکے پر اور دفن کردیا اوسکو کسی گھر میں اور مرگیا وہ پھر آیا وہ شخص جسکی امانت تھی اور اوسکو لڑکوں سے پوچھا پس کہا اُن لوگوں نے کہ ہم کچھ نہیں جانتے ہیں۔ پس پوچھا اُس نے علماء مکہ سے جو اُس زمانہ میں تھے کہا اُن لوگوں نے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جنتی ہے اور تحقیق معلوم ہوا ہو ہمکو کہ ارواح اہل جنت کی زمزم میں رہتی ہے پس جسوقت کہ تہائی رات یا آدھی رات گذرے تو تم زمزم پر جاؤ اور اُس کے کنارے پر کھڑے ہو اور پکارو اوسکو پس تحقیق کہ ہمکو امید ہے کہ وہ جواب دیگا تمکو پس اگر وہ جواب دے تو تمکو تو پوچھو اُس سے جو چاہو۔ پس مطابق کہنے اُن لوگوں کے وہ گیا اور پکارا پہلی رات اور دوسری اور تیسری اور کچھ جواب نہیں دیا اُس نے پس پھر آیا اُن لوگوں کے پاس اور کہا کہ میں نے تین روز تک پکارا۔ مگر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کہا اُن لوگوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون اب ہم سمجھتے ہیں کہ وہ جہنمی ہو۔ پس جاؤ تم یمن میں اور وہاں ایک جنگل ہے کہ جسکو برہوت کہتے ہیں اور اُس میں ایک کنواں ہے جسکو بلہوت کہتے ہیں اُس میں جہنمیوں کی ارواح رہتی ہیں پس کھڑے ہو تم اُسکے کنارے پر اور پکارو اُسی وقت جسوقت پکارا تھا تم نے زمزم میں پس گیا وہ مطابق کہنے اُن کے رات کو اور پکارا کہ اے فلاں پس اُس نے جواب دیا پہلے ہی پکارنے میں اور بتا دیا اونکو وہ جگہ جہاں امانت تھی ف اس روایت سے نداء موتی اور اُن سے مثل زندوں کے حال دریافت کرنا ثابت ہوتا ہو اور اگر یہ جائز نہ ہوتا تو علماء مکہ کہ سلف صالحین سے تھے ہرگز ایسی اجازت نہ دیتے اور اگر بفرض محال اُنہوں نے اجازت دی بھی تھی تو ہر وقت پکارنے کے مردہ جواب دیتا اور وہ جواب اوسکا نص قطعی للامر کے ہوتا۔ کیا الف لیلہ کے قصہ سے بیش وزن اسکا ہے۔

دلیل ایضاً اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کی ابن ابی الدنیا نے

ہشام بن عروہ سے یہ کہ کہا اون کے باپ نے کہ ایک مرتبہ ہم سوار چلے جاتے تھے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور گذرے ہم ایک مقبرہ پر پس دیکھا کہ ناگاہ ایک شخص نکلا قبر سے اپنی کہ جسکو آگ لگی ہوئی تھی اور بندھا ہوا تھا وہ لوہے میں پس کہا اُس نے کہ اے عبد اللہ پانی چھڑکو پانی چھڑکو پیچھے اوسکے ایک شخص دوسرا نکلا اور کہا کہ اے عبد اللہ پانی مت چھڑک اے عبد اللہ پانی مت چھڑک۔ پس وہ سوار بیہوش ہوگیا۔ پس صبح ہوئی اور حال یہ تھا کہ سب بال اوسکے سفید ہوگئے تھے پس یہ خبر حضرت عثمانؓ کو دی گئی اور انہوں نے کہا کہ اکیلے سفر نہیں کرنا چاہئے یہ واقعہ بھی مثل واقعہ ماقبل کے ہے یہ بھی الف لیلہ کے قصہ سے کم نہیں

دلیل ایضاً :۔ اخرج ابن ابی الدنیا الخ ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں یہ کہ بیان کیا مجھسے قاسم بن ہشام نے اور کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے یحیی بن صالح وحاظی نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے محمد بن سلیمان بن ابو جمرۂ واعظ نے کہا اونہوں نے کہ بیان کیا مجھسے راشد بن سعد نے کہا اونہوں نے کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی تھی۔ پس دیکھا اُس نے عورتوں کو خواب میں اور نہیں دیکھا اپنی زوجہ کو اُن کے ساتھ۔ پس پوچھا اُس نے اُن سے حال اپنی زوجہ کا پس کہا اونہوں نے کہ چونکہ تمنے اوسکو کفن چھوٹا دیا تھا اسواسطے وہ شرم کرتی ہو ہمارے ساتھ نکلنے سے پس آیا وہ شخص رسُول اللہ کے پاس اور اس حال کو بیان کیا۔ پس فرمایا رسُول اللہ نے اگر معتمد مرسل اللہ ہو تو اوسکی معرفت سے بھیجدو پس آیا وہ شخص ایک مرد انصاری کے پاس کہ جو قریب مرنے کے تھے اور یہ حال اُن سے بیان کیا۔ پس کہا انصاری نے کہ اگر کوئی مردہ کے پاس پہنچا سکتا ہو تو ہم بھی پہنچا دینگے اور وہ پھر مرگئے پس لایا وہ دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے اور اوسکو انصاری کے کفن میں دیدیا۔ پھر جب رات ہوئی تو دیکھا اُس نے عورتوں کو اور اُن کے ساتھ اپنی زوجہ کو اور اوسپر وہ دونوں رنگین کپڑے تھے یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے اسناد میں کچھ خوف نہیں ہے کیونکہ ابن ابی جمرہ مقبول شخص ہیں اور راشد بن سعد ثقہ ہیں اور بہت مرسل حدیثوں کے راوی ہیں ف اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حسب حکم رسُول اللہ کے ایک شخص نے ایک صحابی انصاری کو بعد انتقال اُن کے وہ کپڑے اسواسطے حوالے کئے کہ وہ اونکی زوجہ کو دیدیں کہ جو مرگئے تھے۔ چنانچہ اُن صحابی نے وہ کپڑا اُس عورت کو دیدیا اور وہ عورت اُس کو پہنکر پھرنے لگی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مردہ کو چھوٹا کفن نہیں دینا چاہئے۔ ورنہ اُس مردہ کو اپنے ساتھیوں میں شرمندگی حاصل ہوتی ہو اور ظاہر ہے کہ

لہ یہ قید اسواسطے ہے اگر وہ خیانت نہ کر بیٹھے اور کفن نہ چرا نہ لے (نامہ نگار)

ahmadimuslim.de

کہ جس طرح سے دنیا میں اگر کوئی آدمی کسی جگہ رہتا ہے اور اوسکو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اُسکے گھر والے وہاں کے جانے والے کی معرفت وہ چیز اُسکے پاس بھیجدیتے ہیں۔ اسی طرح بجنسہ یہ معاملہ حسب حکم رسول اللہ کے مردہ کیساتھ کیا گیا یعنی ایک مردہ کی معرفت دوسرے مردہ کو کفن بھیجا گیا اور اُس کے پاس پہنچ بھی گیا اب کدہر ہیں سماع موتی کے انکار کرنیوالے اس حدیث کو آنکھ کھولکر پڑہیں۔ اور عبرت پکڑیں کہ رسول اللہ تو عام طور سے مردوں کو اُس قسم کے معاملات کرتے تھے کہ جو بجنسہ زندوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہاں سماع موتی سے بھی انکار ہے اور دعوی یہ ہے کہ ہم ٹھیک رسول اللہ کے پیرو ہیں سبحان اللہ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

یہ قصہ الف لیلہ کی ناک کاٹتا ہے

ولیل ایضاً اخرج ابن جوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن محمد بن یوسف الفریابی الخ ترجمہ ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں روایت کی ہے کہ کہا محمد بن یوسف فریابی نے کہ قیصاریہ میں ایک عورت تھی پس مرگئی وہ اور اوسکی بیٹی نے اوسکو خواب میں دیکھا۔ پس کہا اُس نے کہ اے بیٹی تو نے مجھکو چھوٹا کفن دیا تہا اسواسطے ہمکو اپنے ساتھیوں میں شرم معلوم ہوتی ہے اور فلاں عورت فلاں روز میرے یہاں آویگی اور فلاں جگہ میں ہماری چار دینار رکھے ہوئے ہیں۔ پس اوسکا کفن خرید کر کے اُس عورت کی معرفت میرے پاس بھیجو وہ لڑکی کہتی ہے کہ مجھکو یہ نہیں معلوم تہا کہ جس جگہ اُس نے بتایا ہے دینار ہیں۔ پس دیکھا جو ڈہونڈا تو وہاں دینار تھے جیسا کہ اُس نے بیان کیا تہا اور جس عورت کی معرفت اُس نے کفن مانگا تہا وہ اسوقت تک بیمار نہ تھی مگر بعد اُس کے بیمار ہوئی۔ فریابی کہتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئے اور پوچھا کہ اے ابا عبد اللہ تم کیا کہتے ہو اور قصہ کو بیان کیا اور وہ حدیث پڑھی جو رسول اللہ نے فرمایا ہے انہم یتزاورون فی اکفانہم یعنی مردے اپنے کفن میں پہرتے ہیں۔ پس کہا میں نے کہ اوسکے واسطے کفن خرید و۔ اور وہ لڑکی اُس عورت کے پاس گئی اور کہا اُس نے کہ اگر تم مرو تو ہماری ماں کے پاس ایک چیز بھیجنے والی ہیں تم اوسکو پہنچا دیجیو۔ پس وہ عورت اُسی روز مر گئی۔ کہ جس روز اُس نے کہا تہا اور کفن میں رکھدیا گیا۔ پھر دیکھا اُس لڑکی نے اپنی ماں کو خواب میں۔ پس اسکی ماں نے کہا اے بیٹی ہمارے پاس فلاں آئی اور ہمکو کفن ملگیا۔ خدا تجھکو جزائے خیر دے۔ **ف** یہ واقعہ بھی مانند واقعہ ماقبل کے ہے اور اس سے علاوہ اسکے ایک بات یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ مردوں کو بعض حالات آئندہ بھی معلوم ہو تو رہتے ہیں کیسا معلوم کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ عورت مردہ جس نے کفن مانگا تہا اُس عورت کو مرنے کی جسکی معرفت کفن مانگا تہا خبر نہ دیتی اور نہ خبر دینا اوسکا ٹھیک ہوتا۔ انتہی

(نامہ نگار) کمیٹی مذکور اپنے اقران کے لئے کفن بھیجدیں پہلے کفن کہنہ ہوگئے ہونگے اور اب سنتے ہیں نئے انگریزی کپڑے نکلے ہیں جو پہلے نہیں تھے اور دو چار شیروانی وغیرہ بناکر بھیجدیں۔ لیکن معتبر آدمی کے ہاتھ ورنہ پہنچنا مشکل ہو اور طاعونی مردہ بھی نہ ہو۔ ورنہ وہاں طاعون پھیلاویگا۔ ناظرین یہ ہیں الف لیلہ کے قصے اور ان سے ہے استدلال۔ بہلا یہ کتابیں حدیث کی ہیں یا تہوں کی کتب حدیثیہ میں انکا کب شمار ہوا اوسی ہیں بہی خواب وہ بہی اعتقادی مسئلہ واہ رے کمیٹی سبحان اللہ

الراقم عبد العزیز بن عبد السلام مبارکپوری

اہل حدیث کانفرنس کی فریاد اہلحدیثوں سے

ایک زمانہ تہا جب کانفرنس کی تجویز پیش ہوئی۔ تو تمام طرف سے واہ واہ جزاک اللہ کے آوازے اور تحسین کے نعرے آتے تھے اور اسکو دیکھنے کے لئے منتیں مانی جاتی تہیں۔ پھر ایک زمانہ ہوا کہ اسکا وجود امکان کے درجہ میں آیا پھر اطلاق میں پہنچا اور سب نے دیکھا کہ باقاعدہ انجمن بن چکی ہے گروہ علماء سے ہمیشہ اختلاف کا خطرہ ہوتا ہے مگر الحمد للہ اس کام میں علماء ہی نے سبقت کی علماء بھی وہ جو قوم میں با اثر اور باوقعت سمجھے جاتے ہیں۔ رجسٹر مرتب ہو چکے ہیں ارکان انتظامیہ کا انتخاب ہو چکا۔ کارروائی شروع ہو گئی ہے جسکی رپورٹ ممبران کی خدمت میں الگ پہنچیگی۔ یہ سب کچھ بحمد اللہ ہوا۔ مگر افسوس کہ حامیان اور بہی خواہان کانفرنس سے جیسی کچھ توقع تھی وقوع میں نہ آئی۔ ممبران کی تعداد تا حال دو سو تک بہی نہیں پہنچی۔ حالانکہ اگر اخبار اہلحدیث کے ناظرین ہی کی تعداد اس میں شریک ہوتی۔ تو ہزاروں ہوتے۔ غیر ناظرین علاوہ۔ پہر کیا وجہ ہے کہ اتنی دیر اور سستی واقع ہو رہی ہے اسکی وجہ کچھ تو اہلحدیث کی باہمی خانہ جنگی تو نہیں بلکہ شکر رنجی ہے خیر اس کا بھی افسوس نہیں۔ کیونکہ اس قسم کی شکر رنجیاں نہ ہوتیں تو کانفرنس مذکور کے مقاصد میں اصلاح تنازعات کیوں درج ہوتا۔ بلکہ باعث اس سستی کا یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کو اس قسم کی باتوں سے مذاق

عہ منکرین سماع موتی ایسے ہوئے جیسے فقہاء حنفیہ ہیں۔ اول اُن سے طے کرو منہ

ہی نہیں وہ جانتے نہیں کہ دنیا میں رہکر عزت سے زندگی کسطرح گذار سکتی ہیں۔ عام طور پر اُن کے نزدیک اتباع سنت یہی ہے کہ رفع یدین اور آمین بالجہر حالانکہ اتفاق اور اتحاد اور یک دلی کے جو نتائج ہیں وہ نہایت اعلیٰ درجہ اور ارفع ہیں کیا جماعت اہلحدیث نے یہ حدیث نہیں دیکھی کہ المسلمون کید واحدۃ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایک ہاتھ کی طرح ہوں یعنی ایک ہاتھ کی طرح جہاں گریں جہاں سے اُٹھیں ایک ہی دفعہ اُٹھیں۔ یہ وصف آجکل بغیر کسی ایسی عام انجمن کے کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کے ممبر تمام ملک کے چیدہ چیدہ صالح اور باخبر ہوں۔ جو تمام قوم کی یکساں خبر رکھیں جماعت اہلحدیث تعداد میں کم نہیں گو سرکاری مردم شماری کی رپورٹ میں انکی تعداد کسیقدر بہت کم ہو۔ لیکن سفر وسیاحت کرنے سے مجھے اندازہ ہوا ہے۔ کہ حنفیوں کی تعداد کو بیابر نہیں تو شیعوں سے کسیطرح کم نہیں اور روزافزوں بفضل تعالیٰ ترقی پر ہے مگر بات کیا ہے صرف یہی کہ ان کے خیالات میں اتباع سنت صرف وہی امر ہیں اور بس ؎

زسنت نہ بینی در ایشاں اثر ۔ مگر خواب پیشین و نان سحر

حالانکہ جن باتوں کی طرف اہلحدیث کانفرنس بلاتی ہے یا بلائیگی اوسکی شان اس حدیث سے معلوم ہو سکتی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی۔ قال اصلاح ذات البین فان فساد ذات البین ھی الحالقۃ۔ یعنے حضور نے فرمایا ہے۔ میں تمکو ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز روزہ اور زکوۃ خیرات سے بھی افضل ہے صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں حضور فرمائیے فرمایا وہ باہمی اصلاح اور میل صفائی کرنا ہے اور فرمایا یاد رکھو آپس کا فساد نیکیوں اور اعمال صالحہ کے حق میں مونڈنے والا استرہ ہے۔

ہمارے بھائیو! کیا یہ حدیث قابل عمل نہیں ہے۔ کیا یہ حدیث منسوخ ہے یا کسی آیت قرآنی کے برخلاف ہے۔ پس اسی حدیث پر عمل کرنے اور کرانے کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی ہے۔ جسکا بار آور کرنا اور ترقی دینا قوم کی توجہ پر موقوف ہے۔

جو لوگ پورے متبع حدیث اور توحید وسنت کی اشاعت کے دلدادہ ہیں اور اہلحدیث کانفرنس میں شریک ہوتے میں اونکو تردد ہے میری ذاتی رائے ہے۔ کہ اونکا ہو سری اشاعت، توحید وسنت غلط ہے کیا وجہ ہے کہ اگر وہ اشاعت توحید وسنت چاہتے ہیں تو کانفرنس میں شریک ہو کر کُل اسکی ترقی نہیں

کرتے۔ کیوں متفرق قوت کو ایک جا جمع نہیں کرتے مانا کہ کبھی ممبروں کے کسی مسئلہ میں اونکا اختلاف ہوجایا ہو لیکن جو مسئلہ کانفرنس میں پیش ہو کر طے ہونا ہے۔ وہ تو کسی خاص شخص کا ذاتی خیال یا مذہب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ سب کا متفق علیہ اصول ہوگا۔ کیا وہ ممبر اگر کسی مسجد میں نماز پڑھنے آجاویں اور یہ حضرت بھی وہاں ہوں تو اس خیال سے کہ اسکے ساتھ مجھے کسی مسئلہ میں اختلاف ہے اُس مسجد میں یا اُس جماعت میں نماز نہ پڑھینگے ہرگز نہیں تو پھر کیا وجہ ہو کہ کسی ممبر سے کسی مسئلہ کا اختلاف ہمارا کا موجب ہوکر کانفرنس اہلحدیث میں شریک ہی نہ ہوں حالانکہ حدیث میں فساد کو حالقہ کہا گیا ہے۔ نیک نیت کیلئے غالباً اتنا ہی کافی ہے۔ (باقی حسب ضرورت آئندہ)

انک لمن المرسلین

(از نامہ نگار)

یہ ایک میرا الہام تھا جو میں نے الذکر الحکیم کے صفحہ ۶۲ اور المسیح الدجال کے صفحہ پر ۲۲ پر شائع کیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا تھا کہ اس سے مجھے اطمینان ہوگیا کہ اللہ کریم مجھے محفوظ رکھیگا۔ نبی یا رسول ہونیکا کہیں دعوی نہیں کیا۔ بلکہ حدیث متفق علیہ کی رو سے دعوی نبوت ورسالت کو دجالیت مرزا کے ثبوت میں پیش کیا اور بار بار لکھا کہ احادیث میں دجال کی بڑی علامات یہی ہیں کہ وہ خبطیا ہوگا اور نبوت کا دعوی کریگا یا رسول ہونیکا دعوی کریگا ایک وقت تو وہ تھا کہ مرزا جی نور و شور سے لکھا کرتا تھا۔ کہ مسلمان قرآن مجید کے ارشاد وخاتم النبیین کے خلاف کرتے ہیں۔ جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ابھی زندہ ہیں ایسا ماننے سے تو حقیقی طور پر نبوت کا خاتمہ نہیں ہوتا اور اب آپ خود ہی بات بات میں نبی اور رسول بنتا ہے بلکہ اپنے آپ کو مسیح علیہ السلام سے بڑھکر کہتا ہے ازالہ میں یہ بھی سوال کیا تھا۔ کہ کیا مسیح علیہ السلام جب آئیں گے تب نبوت سے معطل ہوکر محض ایک امام کی حیثیت میں ظاہر ہونگے کیونکہ نبی یا رسول تو خاتم النبیین کے بعد کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر آپ خود ہی کبھی ظلی نبی بنے کبھی اُمتی بنے کبھی مستقل نبی اور اب کامل نبی اور انبیائے اولوالعزم سے بڑھکر نبی ہونے کا دعوی لیکر پھر تمہارا کیا حق ہے جو میرے الہام انک لمن المرسلین پر اعتراض کرو۔ جبکہ میں خود اوس کی تاویل کرچکا اور اُسکے خلاف صاف صاف طور پر لکھ چکا۔ یہ تو ایک ایسا ہی اعتراض ہے جیسا کہ کوئی تم جیسا اعتراض کرے کہ یوسف علیہ السلام نے خدا

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات سب کیلئے قیمت حصہ اول ... حصہ دوم ... ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

ہونیکا دعویٰ کیا تھا کیونکہ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ چاند سورج اور گیارہ ستاروں نے ان کو سجدہ کیا اور سجدہ سوائے خدا کو اور کسی کے واسطے جائز نہیں اور نبی کا خواب بھی الہام ہی ہوتا ہے - پھر قرآن مجید میں مرسل کا لفظ غیر رسولوں اور نبیوں کے واسطے بھی آیا ہے چنانچہ سورہ یٰسین میں ہے اذ جاءھا المرسلون - اذ ارسلنا الیھم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون - مرسل یزدانی اور مامور من اللہ کے الفاظ خود مرزا ابتداء سے جبکہ وہ نبی یا رسول نہیں بنا تھا - اپنی نسبت رکھتا آیا ہے اور اس کو بطور دلیل پیش کرتا رہا ہے - اے کانے دجالیو! اگر میری الہام انک لمن المرسلین سے میرا مدعی رسالت ہونا ثابت ہوتا ہے تو کیا مرزا کے الہامات ذیل سے مرزا کا خدا - خدا کا بیٹا - خدا کا باپ - خدا کا مثیل ہونا ثابت نہیں ہوتا؟ بیٹے کی نسبت ہے کان اللہ نزل من السماء - انت منی بمنزلۃ اولادی - انت منی وانا منک - کل لک ولامرک - ظہورک ظہوری - سرک سری - ارید ما تریدون - اے کانے دجالیو! جن الفاظ سے عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا فرزند سمجھا کیا وہ ان سے بڑھ کر ہیں؟ اگر کوئی شخص ان الفاظ کی بنا پر یہ مانے کہ مرزا خدا ہے کیونکہ صاف طور پر یہی ظاہر ہوتا ہے اور مرزائی تاویلات کو رد کرے کیونکہ وہ ظاہر الفاظ کے خلاف کچھ وقعت نہیں رکھتیں مثلاً زلزلہ والی پیشگوئی میں مرزا نے لکھدیا تھا کہ زلزلہ سے مراد معلوم نہیں کہ زلزلہ ہو یا کوئی اور مصیبت بہار سے مراد موسم بہار ہے یا کچھ اور شاتان تذبحان سے مراد پہلے احمد بیگ اور سلطان محمد لئے گئے ہیں - بعد میں عبدالرحمن اور عبداللطیف عفت الدیار محلھا ومقامھا - پہلے مراد طاعون لی گئی پھر زلزلہ - موت والی پیشگوئی میں ماہ حال کی نسبت کہا کہ نہ معلوم ماہ حال سے مراد یہی شعبان ہے یا کچھ اور وغیرہ وغیرہ پس مسئلہ یہی ہے کہ وحی کے الفاظ جھوٹے نہیں ہو سکتے - ان الہاموں کا قیاس اور تاویل غلط ثابت ہو سکتی ہیں - پس ان الفاظ کی رو سے مرزا واقعی خدا خدا کا باپ اور خدا کا بیٹا ہے - یہ ہے ایک مقدس تثلیث جو عین ہے انجیلی تثلیث کی - پھر اے مرزائیو! کس منہ سے انجیلی تثلیث کا خلاف کرتے ہو اور کسر صلیب کے مدعی ہو - سچ تو بولو کہ تم تثلیث کے مصدق - مؤید اور حامی ہو یا مخالف اس کارستانی پر تمہارے قادیانی تپنگوں میں ظفر محمد کے یہ الفاظ اڑ گئے تھے کہ عبدالحکیم خاں چھپا عیسائی ہے علام الغیوب اور علیم بذات الصدور تو خدا ہی ہے میں اپنی بھلائی یا برائی پر بحث نہیں کرتا - مگر ظاہر الفاظ کے لحاظ سے کوئی منصف جج یا عادل قاضی مرزا پر عیسویت کا فتویٰ لگا سکتا ہے یا مجھ پر - میرا تو ہر وقت یہی وعظ ہے یہی لیکچر ہے کہ مسلمانوں کے تمام دینی اور دنیاوی ترقی قرآن مجید پر منحصر ہے - دینی تعلیم کے واسطے قرآن مجید کافی ہے رسالت کیلئے محمدؐ اور پرستش کیلئے خداوند عالم - جیسا کہ شب و روز یہ مقولہ ہے :-

من یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم - ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون - من یؤمن باللہ یھد قلبہ - ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین -

(ڈاکٹر عبدالحکیم خان از پٹیالہ)

وحدۃ الوجود کا ثبوت
(نامہ نگار)

بجواب مضمون مندرجہ اہلحدیث ۲۵ جنوری ۱۹۰۸ء

جس وجود سے یہاں بحث ہے اس سے معنی مصدری یعنے بودن مراد نہیں - کیونکہ وہ امر انتزاعی ہے بلکہ یہاں مراد وجود سے ما بہ الموجودیت ہے یعنے مصداق وجود مصدری اور منشاء انتزاع وجود مصدری پر اس معنی وجود میں مختلف مذاہب ہیں - حکماء اشراقیہ - حکماء مشائیہ - ابو الحسن اشعری - صوفیہ - متکلمین - شیخ الاشراق وغیرہ نے باہم اختلاف کیا ہے - اور ہر ایک کی اس کے متعلق جداگانہ رائے ہے *

ہم اسوقت صرف دو مذہبوں سے بحث کرنا چاہتے ہیں متکلمین کے مذہب سے اس لئے کہ غالباً وہ حضرت معترض کا مذہب ہوگا اور صوفیہ وجودیہ کے مذہب سے اس لئے کہ وہ اس عاجز ہیچمدان کا مشرب ہے *

حضرات متکلمین رحم فرماتے ہیں کہ وجود بمعنی مذکور حقائق متعددہ ہیں وجود واجب تعالیٰ علیحدہ ہے اور وجود ممکن علیحدہ - وجود واجب تعالیٰ واجب ذات واجب کیساتھ منضم ہے اور وجود ممکن ذات ممکن کے ساتھ منضم ہے *

حضرات وجودیہ یہ فرماتے ہیں کہ وجود حقیقت واحدہ ہے - وجود واجب تعالیٰ کا عین ذات ہے اور ممکن کا غیر ذات *

حضرات متکلمین کے مذہب پر جو اعتراضات وارد ہوتے ہیں اُن میں بعض حسب ذیل ہیں - وجود کا امر منضم ہونا مطلقاً باطل ہے بوجوہ ذیل :-

(اول) اس لئے کہ انضمام الشی الی الشی فرع ہے وجود منضم الیہ کی - کیونکہ انضمام الشی الی المعدوم متصور نہیں - پس تقدم منضم الیہ کا انضمام پر [illegible]

* متکلمین کہتے ہیں کہ یہ احوال غیر موجود ہیں (ناظرین)

ahmadimuslim.de

پس امر منضم (وجود) اور اسکا انضمام نرے بحث لغو ہوگا ۔ علیٰ ہذا جس وجود سے منضم الیہ موجود ہوگا اگر وہ عین امر منضم مبحوث عنہ ہے تو تقدم الشئ علی نفسہ یعنے دور لازم آئیگا اور اگر غیر ہوگا ۔ تو وہ وجود بھی لامحالہ علیٰ ہذا التقدیر منضم ہوگا ۔ اس وجود منضم مین وہی بحث ہوگی ۔ جو پہلے امر منضم کے متعلق ہوچکی ہے ۔ پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل +

ثانیاً ۔ امر منضم مبحوث عنہ کو ہم پوچھینگے کہ وجود ہی یا معدوم ۔ معدوم ہوگا تو اس تقدیر پر قطع نظر اس سے کہ وہ مصداق وجود نہ ہوسکیگا ۔ اس کا انضمام کس طرح متصور ہوگا ۔ کیونکہ انضمام معدوم چہ معنی دارد تو لامحالہ وہ موجود ہوگا جب موجود ہوگا ۔ تو ہم پوچھینگے کہ وہ واجب ہے یا ممکن اگر واجب کہوگے تو تعدد وجبا لازم آئیگا ۔ وہو کما تریٰ + اور اگر ممکن کہوگے تو اس کا وجود بھی علیٰ ہذا التقدیر منضم ہوگا اور اس کے متعلق وہی ابحاث ہونگی ۔ جو اوپر مذکور ہوئیں پس یا دور لازم آئیگا یا تسلسل مستحیل لہٰذا وجود مبحوث عنہ کا منضم ہونا مطلقاً محال ہے واجب تعالیٰ کے وجود کا انضمام +

(ثالثاً) اس وجہ سے بھی محال ہے کہ ہرگاہ وجود واجب ذات واجب کے ساتھ منضم ہوگا ۔ تو لامحالہ غیر ذات ہوگا لتغایر المنضم والمنضم الیہ ۔ تب وہ امر منضم گو مقتضائی ذات ہی کیوں نہ ہو ۔ لیکن اس تقدیر پر نفس ذات کا محتاج الیہ ہوگا ۔ اور ذات اپنی موجودیت مین اس امر منضم کی محتاج ہوگی تو لامحالہ ممکن ٹھیریگی ۔ اقتضائے ذات کا اثر اس سے زیادہ نہیں ہوسکتا کہ امر منضم اس سے منفک نہ ہو یا منفک نہ ہوسکے ۔ لیکن اس کا نتیجہ یا اثر یہ نہیں ہوسکتا ۔ کہ نفس ذات فی نفسہا موجود بھی ہو ۔ کیونکہ اگر نفس ذات فی نفسہا موجود ہوگی تو امر منضم اور اس کا انضمام لغو اور بیکار ٹھیریگا ۔ الحاصل جب وجود غیر ذات حق ہوگا تو لامحالہ لزوم امکان سے چارہ نہیں ولیس فلیس +

حضرات وجودیہ فرماتے ہین کہ وجود حق تعالیٰ عین ذات ہے یعنی نفس ذات حق خود ہی مبداء آثار اور مصداق وجود ہے اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق یعنی ذات حق تعالیٰ ہی ممکنات کے لئے مبداء موجودیت اور مصداق وجود ہے ۔ اسی لئے حق تعالیٰ کو قیوم کہتے ہین ۔ جسطرح نور بنفسہ منور ہے کیونکہ وہ مظلم تو نہیں ہے لیکن در و دیوار کا منور ہے ۔ در و دیوار فی نفسہا ظلمانی ہین ۔ لیکن منور بالنور ہیں پس منور دو ہین (خود نور اور در و دیوار) اور نور واحد ہے ۔ خود نور بنفسہ منور ہے (یہاں حمل بعینیہ مبداء ہے) اور در و دیوار بھی منور ہین ۔ مگر بنفسہ منور نہیں ہین بلکہ بالنور منور ہین (یہاں حمل بہ قیام مبداء ہے) اسیطرح ذات حق تعالیٰ بنفسہ موجود ہے ۔ یعنی مبداء آثار اور مصداق وجود ہو اور ذوات ممکنات موجود بوجود الحق ہین ۔ پس وجود واحد ہے اور موجود دو ہین ۔ ایک بنفسہ موجود ہے وہ تو ذات حق تعالیٰ ہے اور دوسرا بالغیر موجود ہے وہ ذات ممکن ہے ۔ یہی مفہوم ہے وحدۃ الوجود کا ۔ لیکن حضرات وجودیہ حق کو کاہ وجود مطلق کہتے ہین لیکن نہ اس طرح جس طرح حضرت معترض نے خیال فرمایا ہے ۔ کیونکہ یہان تین مراتب ہین ۔ ایک لابشرط شئی ۔ یعنی جس مین نہ کوئی قید ملحوظ ہو نہ نفی قید ۔ دوسری بشرط لا ۔ جس مین نفی قید ملحوظ ہو ۔ تیسری بشرط شئی جسمین قید ملحوظ ہو ۔ مرتبہ بشرط لا صرف ذہن مین موجود ہوتا ہے ۔ اور مرتبہ بشرط شئی خارج مین بھی موجود ہوتا ہے ۔ لابشرط اعم المراتب ہے ۔ ذہن اور خارج دونوں مین موجود ہوتا ہے +

حضرات وجودیہ وجود تو واجب کو بطور لابشرط شئی مطلق فرماتے ہین حتی کہ قید اطلاق سے بھی یعنے بطور بشرط لا نہیں ہے ۔ جب ایسا ہوا تو لامحالہ فی الواقع موجود ہوگا ۔ اس حیثیت سے کہ وہ جانا گیا ہے موجود فی الذہن کہا جائیگا اور قطع نظر اس سے موجود فی الخارج ۔ خارج اور ذہن یہ دو موطن عالم بکسر لام کے اعتبار سے قائم ہوئے ہین ۔ اور مطلق کے یہ معنی ہونگے ۔ کہ وہ کسی خاص تعین یا مظہر کا پابند نہین اور کسی شان مین محدود نہین کل یوم ہو فی شان" " الا انہ بکل شئی محیط" ۔ "ہو الظاہر والباطن" ۔ "وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ" ۔ " اینما تولوا فثم وجہ اللہ" ۔ اب رہا یہ کہ احکام تعین یا مظہر کو اس مطلق یا الٰہ تک پہنچینگے یا نہیں ۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ مقید یا مظہر کے احکام وخصائص مطلق یا ظاہر تک نہیں پہنچتے دیکھو ۔ انسان عین افراد خود ہو ۔ اور اپنے افراد پر بالمواطاۃ محمول ہے ۔ لہٰذا صادق آتا ہے زید انسان اور عمرو انسان لیکن من کل الوجوہ انسان زید یا عمرو کا عین نہین بلکہ ایک پہلو سے غیر بھی ہے ۔ ورنہ لازم آئیگا ۔ کہ قضایا ذیل صادق ہوں ۔ الزید عمرو العمرو زید ۔ کیونکہ جب انسان من کل الوجوہ زید اور عمرو کا عین ہوگا تو زید کے عمرو بعینہ ہوا ہے ۔ لامحالہ زید عین عمرو ہوگا ۔ اور عمرو عین زید ولیس فلیس ۔ پس ثابت ہو گیا کہ مطلق اور مقید مین یا ظاہر اور مظہر مین عینیت کے ہر پہلو کے ساتھ غیریت کا بھی پہلو ہوتا ہے ۔ ہکذا صرح شاہ ولی اللہ الدہلوی فی ہمعات لمعات چونکہ عینیت اور غیریت دونوں کے پہلو ہوتے ہین لہٰذا توحید وسنت

ایک ذہنی درجہ ہے جسپر کوئی امر معتدبہ مرتب نہیں ہوتا واجب تعالیٰ کا وجود تو مبداء آثار ہو ۔ ہر وہ لابشرط شئی ہے کیونکہ ہو ۔ علیٰ ہذا شان آتی مین مکرر کی حالت مختصر [illegible]

فتوحات اہلحدیث قیمت [illegible] فضائل النبی قیمت [illegible] رسوم اسلامیہ قیمت [illegible] منیجر اہل حدیث امرتسر

ممکن ہے کہ زید جو وقت محزون ہو۔ عمرو اُسی وقت فرحان و خندان ہو۔ اگر حکم مقید کا مطلق تک یا ظاہر کا مظہر تک پہنچ جاتا۔ تو ایسا ممکن نہ ہوتا بلکہ مثلاً جب زید اندھا ہو جاتا ہو۔ تو تمام دنیا کے افراد انسانی اندھے ہو جاتے ولیس فلیس۔ جیسا کہ میں اپنی اوّل تحریر میں لکھ چکا ہوں۔ اس کا انکار مکابرہ اور انکار بداہت ہے یہ سمجھ ہے کہ حضرات وجودیہ واجب اور ممکن میں ظاہر اور مظہر کی نسبت خیال فرماتے ہیں اور مطلق

قال بحر العلوم فی التنزلات الستۃ۔ اسوا ئے او کہ معبر است بہ عالم شیونات و تعینات و مظاہر اوست و او سبحانہ ظاہر است درین شیونات انتہی۔ ہکذا صرح بہ شاہ ولی اللہ الدہلوی فی مکتوباتہ المدنی +

امام الصوفیۃ الوجودیہ حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں ہو عین الاشیاء فی الظہور لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء اشیاء۔ جزو اول کا منشاء ہے کہ حضرت سبحانہ تعالیٰ اشیاء کا مقام ظہور میں عین ہے اور اشیاء میں ظاہر ہے۔ اور اشیاء اوسکو مظاہر ہیں۔ جس طرح ایک آئینہ خانہ میں جس میں مختلف رنگ و حالت کے بہت سے آئینہ ہوں ایک میں منہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور دوسرے میں چھوٹا ایک میں لمبا معلوم ہوتا ہو۔ اور دوسرے میں چوڑا کسی میں جیسا کا تیسا معلوم ہوتا ہو۔ مثلاً جب زید اُس آئینہ خانہ میں داخل ہوگا تو یہ اختلاف حالت آئینہ اُسکے مختلف اس کے عکوس مختلف الحالات ہونگے۔ پس یہاں شخص ظاہر تو واحد ہے مگر وہ باختلاف مظاہر مختلف طور پر ظاہر ہوا ہے۔ لیکن شخص اور اُس کے عکوس میں عینیت ہے دونوں کے خال و خط واحد حرکات و سکنات واحد ہیں جب وہ ہنستا ہے تو اُس کے عکوس مختلفہ بھی ہنستے ہیں اور یہ روتا ہے۔ تو وہ بھی روتے ہیں یہ کھڑا ہوتا ہے یا بیٹھتا ہے یا لیٹتا ہے یا منہ چڑاتا ہے۔ تو وہ بھی کھڑے ہوتے ہیں یا بیٹھتے ہیں یا لیٹتے ہیں یا منہ چڑاتے ہیں اور جب یہ غائب ہو جاتا ہے تو وہ بھی اسکے ساتھ ہی چلدیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب شخص معکوس کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو عکوس بھی اسکی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہیں کہ ہم تم ہی تو ہیں یا ہم تو کچھ نہیں جو ہو سو ہو تم ہی تو ہو۔ کما قال قائل ؎

ہم سبھی مہمان تھے آں تو ہی صاحب خانہ تھا

یہ نتیجہ اور ثمرہ عینیت کا ہے۔ اس عبارت کے جزو ثانی لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء اشیاء کے معنی یہ ہیں کہ ذات حق اور ذات اشیاء میں عینیت نہیں ہے بلکہ غیریت ہے حق حق ہے عبد عبد ہے۔ قال مولانا بحر العلوم فی التنزلات الستۃ درین مرتبہ دو حقیقت متمیز شدند یکے ذات موصوفہ باصفات کمالیہ الٰہیہ دیگر حقیقۃ متصفہ باصفات کونیہ حقیقۃ اول واجب است و حقیقۃ دومی ممکن و عابد انتہی۔ مثال مذکور میں عینیت کے ساتھ غیریت بھی ہے کیونکہ شخص واحد ہے اور عکوس متعدد شخص از قسم جوہر موجود ہے اور عکوس فی الواقع غیر موجود یعنے نمود بے بود پس ثابت ہوگیا کہ حضرات وجودیہ کے نزدیک خالق و خلق میں ظاہر و مظہر کی نسبت ہے بہ اعتبار ظہور عینیت ہے اور بہ اعتبار ذوات غیریت اور تباین ہر شئی اس عالم کی حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی مظہر ہے۔ ازان جملہ انسان مظہر تام ہے۔ جیسا کہ مثال مذکور میں وہ آئینہ جس میں صورت جیسی کی تیسی یعنے حسب حالت اصلی معلوم ہوتی ہے اسی لئے ارشاد ہوا کہ اللہ سبحانہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔ کیونکہ آدم صفات حق کا سچا آئینہ ہے اور اس کے صفات کا کماہی مظہر ہے ؎

آدمی چیست مظہر جامع ✤ صورت خلق و حق درو لامع

دیکھو مثال مذکور میں ظاہر و مظہر کی نسبت ہے نہ حلول لازم آتا ہو نہ اتحاد سبحانہ ما اعظم شانہ ؎

بیرون و درون گرفتہ ہم تنگ ✤ ہجران و وصال کردہ ہم رنگ

فجاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

سید محمد علی جائنٹ مجسٹریٹ ضلع پربھنی +

غریب فنڈ

مین از ڈاکٹر برکت اللہ صاحب عظیم آبادی مقیم لکھنؤ ۸ خریدار ۲۹۵۱ ۲ عبدالواحد صاحب سنبل پور ۴ فتوی فنڈ سے ۱۲ سابقہ علی کل ہے + ایک اخبار سال بھر کے لئے بنام عبدل نمبر لکیمپرج ادفس مہو پور (بنگال) جاری کیا گیا۔ باقی ۴ از داخل خزانہ

درخواست نمبر ۴۷ :- اخبار فی سبیل اللہ دلوائے۔ عبد اللہ امیر الدین عدالت گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ +

درخواست نمبر ۴۸ :- کوئی فی سبیل اللہ اخبار دلوائے۔ جمال الدین طالب علم از گرین کوٹ ڈاکخانہ للیانی تحصیل قصور ضلع لاہور +

ایضاً نمبر ۴۹ :- اللہ دتا نائب مدرس آیم پی سکول دینا نگر ضلع گورداسپور

ایضاً نمبر ۵۰ :- عبد الجبار دیندار نو مسلم معرفت چیچی بیان کشمیر ملتان

ایضاً نمبر ۵۱ :- بندہ کو پیارے نبی کے پیارے حالات جلد اوّل و دوم کوئی صاحب خرید دیں۔ شیر محمد موشم پور تحصیل نکودر ڈاکخانہ نور محل ضلع جالندھر

درخواستیں بہت جمع ہو گئی ہیں اصحاب کرم توجہ فرماویں +

اہلحدیث کو فرمائیں :- بہتر ہیں کہ سال کے اخیر تک کسی ایک ذات کی نسبت کچھ نہ لکھیں

فتوے

س نمبر ۲۶۳:- ایک وقت مین ضرورت ہی بکر کو زید کو مال کی جگہ زید مانگنو پر مال بکر کو نہیں دیتا اور بکر اوسکی قیمت بھی دیتا ہے اس حالت مین بکر کو زید کا مال بلا اجازت کام مین لانیکا حکم ہے یا نہیں؟ اور بکر کی نیت ہو کہ زید کے مال کی قیمت ضرور بالضرور اوسکو کسیطرح دیدونگا اگر مال کی قیمت کہکر دونگا تو زید نہیں لیگا۔ ایسی کار رسائی کی نسبت شرعاً حکم ہے یا نہین؟ اور یہ فعل بکر کا دغا تو نہین ہے؟ فقط

س نمبر ۲۶۴:- اہلحدیث کے نزدیک ہندوستان دار الحرب ہے، یا دار السلام؟

س نمبر ۲۶۵:- بکر نے زید کیساتھ ظلم کیا۔ اُس ظلم کا بدلہ لینے مین زید کو خداوندی سزا تو نہ ہوگی۔ زید اس قابل نہین کہ وہ اس آیت کا عامل ہو۔ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذَالِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

س نمبر ۲۶۶:- ہمسایہ مین فاحشہ عورت مسلمان رہتی ہے اور وہ بیمار ہے بیماری کی حالت مین پرہیزگار شخص کو فاحشہ عورت کی خدمت کرنا درست ہے یا نہین؟

س نمبر ۲۶۷:- رنڈیوں کو قرآن شریف پڑہانا اور اونکی گھر کا مال کہانا درست ہے یا نہین لہ سورہ عبس کا مضمون تو غالب نہ ہوگا۔

س نمبر ۲۶۸:- پرہیزگار شخص کو ایک فاحشہ عورت نے بدنام کرنا چاہا۔ اس سبب کہ مجہسے وہ برا فعل کرو اگر نہ کرو تو یہ کہکر رسوا کرتی ہو۔ کہ یہ شخص چپ ہے۔ افسوس پرہیزگار شخص مجبور اور بخوف روزگار جائیگا۔ اور بدنام ہو نیکا۔ اسکا علاج بتلایا جاوے کہ کیا کیا جاوے۔

ج نمبر ۲۶۳:- اجازت لیکر استعمال کرو اگر اجازت نہین لیسکتا تو استعمال کرلے مگر بوقت تقاضا اوسکی قیمت ادا کردے۔ بلا اجازت کسی کا مال صرف مین لانا جائز نہین خدا فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل

ج نمبر ۲۶۴:- دار الحرب وہ ہوتا ہے۔ جہان پر مسلمان کو نقصان پہنچے تو فریاد کر سکے اور اگر کرے تو قانونا کچھ نہ ہو سکے۔ ان معنے سے سمجہ لوکہ ہندوستان کیا ہے۔

ج نمبر ۲۶۵:- یہ سوال سمجھا نہیں مہربانی کرکے سائلین عبارت صاف لکہا کریں۔ بعض اوقات جواب دینے مین اُتنا وقت نہین لگتا۔ جتنا پڑہنے اور سمجہنے مین لگتا ہے۔

ج نمبر ۲۶۶:- درست ہے۔ اس طرح سے کہ فاحشہ کو سمجہاتا رہو اور دل مین نیت رکہو کہ بعد صحت کے شائد یہ توبہ کرکے صالح بن جاوے حدیث شریف مین ہے:- فی کل کبد رطب اجر یعنی ہر ایک زندہ کو فائدہ پہنچانے مین ثواب ہے۔

ج نمبر ۲۶۷:- رنڈیوں کو قرآن مجید پڑہانا تو جائز ہے مگر اُن کے ہان کا کہانا یا کچہ عوض دین لینا حرام ہے حدیث شریف مین ہے مھر البغی حرام یعنی زنا کی کمائی ہر طرح حرام ہے۔

ج نمبر ۲۶۸:- ایسے پرہیزگار کیلئے حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ موجود ہے۔ پس اُسی کے مطابق عمل کرے۔ یعنی تکلیف اُٹہاوے مگر آلودہ نہو

س نمبر ۲۶۹:- اس دیار کی بالکلیہ عادت ہو کہ کسی بزرگ کی قبر پر شکر یا کوئی شی از قسم طعام لیجا کر فاتحہ خوانی کے بعد تقسیم کرتے ہین اور حضرت پیر کی گیارہوین سالانہ ماہ ربیع الثانی مین کرنے کے علاوہ ہر ماہ کی ۱۱ تاریخ کو کہانا وغیرہ پکا کر فاتحہ کہا کر اور کہاتے ہین علی ہذا ۱۲ ربیع الاول کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ذیقعدہ کو حضرت سید محمد گیسو دراز کے فاتحہ کیلئے حلوہ وشندہ یا کوئی اور طعام پکا کر فاتحہ دلاتے ہین۔ علی ہذا شب برات و بروز عرفہ ودہم وچہلم وغیرہ وبرسی وغیرہ شرکیہ موقعوں پر اپنے مردوں کے نام کی فاتحہ کھانے پر دیتو ہین ایسے کہانوں کا کہانا اور ایسی موقعون مین جانا جائز ہے یا نہین اور یہ کہانے وما اھل بہ لغیر اللہ مین شریک ہین کہ نہین ایسے کہانوں کے کہانے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا کیا؟

ج نمبر ۲۶۹:- جو کہانا محض خدا کے لئے ہو۔ یعنی فاعل کی نیت یہ ہو کہ اس طعام کو خدا ہی قبول کرنیوالا ہے اوسیکی نذر ہو تو ایسا کہانا کہانا تو جائز ہے مگر اکثر دیکہنے مین اور سُننے مین آیا ہے کہ اس قسم کی مجالس کرنیوالوں کی نیت یہ ہوتی ہے کہ ان بزرگوں کے نام کی نذر کرتے ہین اور ان بزرگوں سے حاجات طلب کرتے ہین۔ اس لئے ان کا کہانا حرام ہے اگر کم از کم مشتبہ اور یہ مجالس تو ہر حال مین بدعت ہین کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایسی مجالس کین نہ کرنیکی اجازت فرمائی۔

مُفت

میرے لڑکے نے ایک کتاب **الکلام المبین فی بیان التجہیز والتکفین** لکہی تہی قضاء الٰہی سے فوت ہو گیا۔ مین اُس کتاب کو فی سبیل اللہ تقسیم کرنا چاہتا ہون جو صاحب لینا چاہیں ۲ پائی کا ٹکٹ محصولڈاک کیلئے بہیجکر منگالین (پتہ) سید رحمت علی شاہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

شیخ غلام محمد صاحب اختر اڈیٹر دلچسپ امرتسر نے ایک رسالہ موسوم بنام آبادکاران نوآبادی ہائے پنجاب لکھا ہے۔ جو ایسی شورش کے زمانہ مین مفید ہوگا +

شیعون کے جس رسالہ نان و نمک سے گذشتہ نمبر اہلحدیث مین کچھ اقتباس کیا گیا تھا اوسکا خاتمہ بحمد اللہ یون ہوا کہ شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے اُن شیعون کو سمجھا بجھا کر شائع ہونے سے پہلے ہی سب رسالے لیکر ضبط کر لئے۔ شیخ صاحب کا یہ کام بہت ہی دور اندیشی کا ہے۔ جزاہ اللہ

اِس ہفتہ امرتسر اور جالندہر کے درمیان گاڑی کے نیچے ایک شخص نے دانستہ خودکشی کی +

امرتسر مین بھی پولیٹیکل جلسون کی ممانعت کی گئی +

شاہ ایران کے برادر خورد سالار الدولہ نے سلطنت کے خلاف کھلم کھلا علم بغاوت بلند کر دیا ہے اور عملی طور پر دونون طرف سے معاندانہ کارروائی شروع ہوگئی ہے۔ صورت معاملات نازک معلوم ہوتی ہے کیونکہ کام کرجا ایران مین ایک نہایت جنگجو قوم ہے سالار الدولہ گورنر لورستان کی حمایت اور پشت پناہی پر کمربستہ ہین اگر خدانخواستہ باغیون کو کامیابی حاصل ہوگئی۔ تو موجودہ حالت کا بالکل نقشہ بدل جائیگا +

علی گڈھ کالج کے ٹرسٹیون نے بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ آئندہ اگر طلباء کالج کے قواعد کی خلاف ورزی کرین تو اونہین سخت سزا دی جائیگی

(زراہ مشو نصیحت بیہرشد)

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اپنا قیصر ابشیا اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاپان روانہ کیا ہے ا۔ (شائع)

پایہ تخت ناٹال (جنوبی افریقہ) سے ایک تار اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ وہان کی پارلیمنٹ مین عنقریب ایک بل پیش ہوگا جسکی رو سے ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ کے بعد وہان کوئی ایشیائی نسل کا باشندہ نہ جانے پائیگا۔ موجودہ قلی معاہدہ کی میعاد کے اختتام پر ہندوستان کو واپس بھیجدئیے جائینگے +

مسٹر ملی کی بجٹ سپیچ سے پایا جاتا ہے کہ عنقریب ہندوستان مین سرکار اورد و انگلینڈ کی ایک صلاحکار کونسل قائم ہوگی اور ولایت کی انڈیا کونسل مین ہندوستانی ممبرون کا اضافہ ہوگا۔ جو غالباً مسٹر آرسی دت اور سید امیر علی ہونگے۔ مگر حضور والسرای کی اگزیکٹو کونسل مین ہندوستانی ممبر کے تقرر کی بابت ابھی کچھ پختہ معلوم نہین ہُوا +

بنارس مین برقی ٹریموے کے اجرا کی منظوری ہوگئی ہے دیگر میونسپل مطالب کے لئے بھی برقی طاقت استعمال کی جایا کرے گی۔ ٹریموے قریباً تین سال کے اندر تعمیر ہوکر اجرا کے قابل ہو جائیگی +

موسم کی نہایت غیر قابل اطمینان حالت کی وجہ سے ہندوستان اور لنکا مین تار کا سلسلہ عارضی طور پر بند رہا +

کشمیر مین ہفتہ مختتمہ ۳- جون کے اندر ہیضہ کے ۲۳۴ کیس اور ۱۸۰ اموات ہوئین۔ خاص سری نگر اور اس کے نواح مین بھی مرض ترقی کر رہا ہے (کیا یہ بھی کرشن قادیانی کا اثر ہے)

پنجاب کی تعلیمیافتہ ہندو جماعت کے ام تا ممتعدد اشخاص نے جو معصر ٹریبیون مین اپنی طرف سے ایک چٹھی چھپوا کر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ پنجاب کی موجودہ شورش سے ہمین کسی قسم کا تعلق نہین (قابل مجیب است)

آگرہ کے اخبار مسافر کی ضمانت ضبط پیشی ۱۰- جون کو ترارپائی ہے +

پنجابی اخبار کے مالک اور اڈیٹر کو قید کرنیکا حکم ۱۶- اپریل گذشتہ کو چیف کورٹ کے سنانے پر جن لوگون نے لاہور مین فساد اور ہنگامہ برپا کیا تھا ان کی تحقیقات کے لئے مسٹر بائیڈ جہنگ سے لاہور تبدیل ہوکر اسپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے +

کراچی مین نہایت سخت طوفان باد و باران آیا۔ سینکڑون کشتیان ڈوب گئین۔ ہزار ہا درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ مال کا بہت نقصان ہُوا +

ڈہاکہ مین ملٹری پولیس کی ایک جدید نصف پلٹن یورپین حکام کی ماتحتی مین عنقریب بھرتی کیجانیوالی ہے +

لاہور مین زمیندار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ منعقد ہُوا۔ اس جلسہ مین زمینداران نے حضور والسرائے کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے قانون نوآبادیات پنجاب کو منسوخ کیا اور منسوخ کر دیا +

بہوپال کا ایک جوہری موسی قادر علی ایک ایسی پوشاک پہنے ہوئے کہ جو بظاہر کسی راجہ کی معلوم دیتی تھی اور جس پر زمرد اور ہیرے اور موتی ٹنکے ہوئے تھے۔ چوری کے شبہ مین پکڑا گرفتار کیا گیا۔ یہ پوشاک ۵۰۰۰ ۶ روپیہ کی اندازہ کی گئی۔ یہ پوشاک اندور کے راجہ عالم جی رال شاہ کی ثابت ہوئی۔ ملزم پر مقدمہ دائر ہے +

کانپور مین کپتان لارنس نے غبارہ مین بیٹھکر ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلندی تک پرواز کرکے تماشائیون کو دکھلائی۔ پھر سلامتی کیساتھ چھتری کے ذریعہ سے زمین پر اتر آئے

ahmadimuslim.de

نسخہ جاتِ مفت خود بنالو نسخہ جات مفت

بال اوڑانیکا ڈرو عرق و تیل و صابون سکا فور کا گلاس گولی نگلاس پارہ نگلاس گندھک ملاکا فور

اشٹین بنجن ۔ طلاء ۔ ادویہ شہوت . . . . و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے نسخے
مجربات اور اپنے آزمودہ نسخہ جات ۔ رسالہ ، چند مجربات شہرہ آفاق میں لکھے گئے ہیں جو خریداران امرت کی دہار کو مفت نذر کیا جاتا ہے

امرت کی دہار

نے جس قدر [illegible] کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہیے ۔ مختصراً رسالہ آب حیات میں لکھا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں ۔ امرت کی دہار [illegible] درد سر ۔ پیٹ درد ۔ تمام درد ہائے بیرونی و اندرونی ۔ بخار ۔ کہانسی ۔ نزلہ ۔ ہیضہ ۔ طاعون ۔ بد ہضمی ۔ مرگی ۔ داڑھ کا درد ۔ دانتوں کی امراض ۔ درد [illegible] معدہ ۔ امراض جگر ۔ امراض بچگان ۔ مستورات ۔ بھڑ ۔ بچھو ۔ سانپ وغیرہ کا کاٹا ۔ خارش وغیرہ وغیرہ سب کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں ۔ بچوں ۔ جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے ۔ ادویات کے سینکڑوں بوجہ دار بکس سے چھوٹی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں ۔ امرت کی دہار جس گھر میں موجود ہے ایک حکیم حاذق موجود ہے ۔ امرت کی دہار جس کی جیب میں ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے ۔ امرت کی دہار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ۔۔۔ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اس کی فروخت ہوتی ہے بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں منگواتے ہیں ۔ بڑے بڑے ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اس کو رکھتے ہیں امرت کی دہار کو ہر گھر میں پہنچانیکی خواہش کو پورا کرنے کے واسطے ہم نے اسکے خریدار کیواسطے یہ تحفہ مقرر کیا ہے ۔ ہم تمام اہل لینے میں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچ سکتے ہیں قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ ۔ نمونہ [illegible] ۔ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شہرہ آفاق مفت نہیں ملیگی

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی ایک دوا سے کل امراض کا علاج ہو سکے ۔ درانحالیکہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق باہم رائے ہو رہے ہیں

کہ مرض دراصل ایک ہے اور اسکا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے

امرت کی دہار سے درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ۔ ہزاروں ادویات کے بوجہ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں ۔ کوئی مرض نہیں جس کا یہ علاج نہیں ۔ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں بآسانی صرف اس ایک شیشی سے گھر کا علاج کر سکتا ہے ۔ اپنے دل میں

یکطرفہ ڈگری نہ کر لیجئے

کہ یہ ممکن نہیں ہے ۔ دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض ہے [illegible] منگواکر ملاحظہ فرماویں جو کہ اسی غرض کیواسطے [illegible]

اگر آپ نے دلچسپ اخبار
وِشْ اُپکارک
نہیں دیکھا ہے تو رسالہ
[illegible] سے ساتھ نمونہ
آپ جلد اخبار وِشْ اُپکارک
بھی طلب
کر لیں

امرت کی دہار [illegible] مفت

[illegible] ٹھاکر دت شرما وید مالک وشن اپکارک وشدھ آیوروید اودھالیہ و ایڈیٹر اخبار وشن اپکارک و مصنف رسالہ جات طبی لاہور

ahmadimuslim.de